الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں

۱......اگر جانور کا کان کٹا ہوا ہو تو اس کی قربانی کب جائز ہے اور کب ناجائز ہے یعنی کتنا باقی ہو کہ اس کی قربانی جائز ہوگی؟

۲......اس طرح کٹی ہوئی دُم کا کیا حکم ہے؟ متون وغیرہ میں اکثر کا قول مذکور ہے اور فتاوی جات میں ثلث ... ہے، اس میں راجح قول کون سا ہے؟

۳......شوہر کو اس بات کا علم ہے کہ میری بیوی پر قربانی واجب ہے اس لیے یہ سمجھتے ہوئے شوہر اس کی طرف ...... قربانی کر رہا ہے اور وہ اس بات کا بیوی کو نہیں بتا رہا اور نہ ہی بیوی اس کو اس بات کا حکم کر رہی ہے تو کیا اس صورت میں بیوی کی قربانی ادا ہو جائے گی یا نہیں؟

۴......اگر کسی عورت کے پاس تین جوڑوں سے زیادہ کپڑے ہوں تو یہ ضرورت اصلیہ سے میں شمار ہوں گے یا نہیں؟ اور اس عورت پر قربانی واجب ہوگی کہ نہیں؟ دار العلوم کراچی سے اس بارے میں فتویٰ ہو چکا ہے کہ تین جوڑوں سے زیادہ استعمال میں ہیں تو وہ ضرورت اصلیہ میں شامل ہیں۔ براہ کرم یہ استفتاء بھی ارسال فرمائیں۔

دار الافتاء پراچہ جامعہ اسلامیہ انجر جنڈ

دار الافتاء
فتوی نمبر ۸۲/۱۵۰۸
مورخہ

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱،۲)....ایک روایت کے مطابق جانور کے کان یا دم کا ایک تہائی حصہ سے زیادہ اگر کٹا ہوا ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں اور ایک تہائی حصہ یا اس سے کم کٹا ہو تو اس کی قربانی درست ہے، اور دوسری روایت کے مطابق اگر نصف سے زیادہ کٹا ہو تو قربانی درست نہیں اور نصف سے کم میں درست ہے اور بعض علماء نے فرمایا کہ جہاں یہ واقعہ پیش آیا اگر تجربہ کار متّقی مفتی وہاں کے لوگوں کو خوشحال دیکھے تو وہاں أحوط یعنی ثلث پر فتوی دے اور اگر لوگ غریب ہوں تو وہاں أوسع قول یعنی نصف پر بھی فتوی دے سکتا ہے

فی حاشیة ابن عابدین (۳۲۳/۶، ۳۲۴) :

واختلف أصحابنا فی الفاصل بین القلیل والکثیر، فعن أبی حنیفةؒ اربع روایات، روی محمدؒ عنه فی الأصل والجامع الصغیر أنّ المانع ذهاب أکثر من الثلث .... والأولی هی ظاهر الروایة، وصحّحها فی الخانیة حیث قال: والصحیح أنه الثلث، وما دونه قلیل وما زاد علیه کثیر وعلیه الفتوٰی....... وقالا إذا بقی الأکثر من النصف أجزأه، وهو اختیار الفقیه أبی اللیث .... ووجه الروایة الرابعة وهی قولهما وإلیها رجع الإمام أن الکثیر من کل شیئ

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

أكثره ...... وبه ظهر أن ما في المتن كالهداية والكنز والملتقى هو الرابعة وعليها الفتوى كما يذكره الشارح عن المجتبى

في حاشية الطحطاوي على الدر (٤/١٦٥):

(قوله ومقطوع أكثر الأذن الخ): هو اختيار أبي الليث، وعليه الفتوى، منح عن المجتبى، وفي الشرنبلالية عن قاضي خان الصحيح أن الثلث وما دونه قليل وما زاد عليه كثير وعليه الفتوى، فقد اختلف الإفتاء.

(٣) ...... اگر شوہر اپنی بیوی کی طرف سے ہر سال قربانی کرتا ہو اور بیوی کو علم ہو اور قرائن سے بیوی کی اجازت بھی معلوم ہو تو ایسی صورت میں بیوی کی طرف سے قربانی ادا ہوجائے گی

في رد المحتار (٦/٣١٥):

لو ضحّى عن أولاده وزوجته لا يجوز إلا بإذنهم، وعن الثاني رحمه الله تعالى أنه يجوز استحسانا بلا إذنهم، بزازية، قال في الذخيرة ولعله ذهب إلى أن العادة إذا جرت من الأب في كل سنة صار كالإذن منهم، فإن كان على هذا الوجه فما استحسنه أبو يوسف مستحسن.

فی بدائع الصنائع (۴/۲۰۰) :

ومنها أن تجزئ فيها النيابة فيجوز للإنسان أن يضحي بنفسه وبغيره بإذنه لأنها قربة تتعلق بالمال فتجزئ فيها النيابة كأداء الزكوة وصدقة الفطر.

فی الفتاوی الهندية (۵/۲۹۳) :

وليس على الرجل أن يضحي عن أولاده الكبار وامرأته إلا بإذنه وفي الولد الصغير عن أبي حنيفة رحمه الله تعالى روايتان، في ظاهر الرواية تستحب ولا تجب بخلاف صدقة الفطر.

(۴) ...... تین سے زائد جوڑے اگر وقتاً فوقتاً استعمال میں آتے ہوں اور وہ انہیں پہنتی ہو تو وہ حاجت اصلیہ میں شمار ہوں گے اور ایسے مستعمل کپڑوں کی وجہ سے قربانی واجب نہ ہوگی۔ (تبویب ۶۴/۶۲۶)

فی الشامية (۲/۲۶۲) :

والثياب المحتاج إليها لدفع الحر والبرد ......

قال وليس في دور السكنى وثياب البدن وأثاث المنزل ودواب الركوب وعبيد الخدمة وسلاح الاستعمال زكاة، لأنها مشغولة بحاجته الأصلية وليست بنامية.

فی الفتاوی العالمكيرية (۱/۱۸۷) :

لا تثبت الاستطاعة على الزاد والراحلة وبدار يسكنها

Scanned by CamScanner

وعبد يستخدمه، وثياب يلبسها ومتاع يحتاج

اليه

في الهداية (١/١٨٦):

وليس في دور السكنى وثياب البدن ...... زكوة

لانها مشغولة بالحاجة الأصلية .. والله تعالى أعلم بالصواب

زبیر احمد

دار الإفتاء جامعہ دار العلوم کراچی

یکم ربیع الثانی ۱۴۳۴ھ

۱۲ فروری ۲۰۱۳ء

الجواب صحیح

اصغر علی ربانی

یکم ربیع الثانی ۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح

محمود اشرف غفر الله

۱/۴/۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح

۲/۴/۱۴۳۴ھ

دار الإفتاء
فتوی نمبر ۸۲/۵۰۸
۱۴۳۴/۴/۲
۲۰۱۳/۲/۱۲